Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)

ISSN: (2311-6552)

Published:
September 18, 2025

Islamic Concept of God and Anwar Sheikh’s Thoughts: An Analytical Study

اسلامی تصورِ خدااور انور شیخ کے افکار: ایک تنقیدی مطالعہ

Dr. Syed Toqeer Abbas
Principal, Govt. High School, Lakhodair Lahore Cantt
Email: toqeerlakhodair@gmail.com

Dr. Muhammad Riaz
Assistant Professor, Department of Islamic Studies
Green International University, Lahore
Email: dr.riaz@giu.edu.pk

Abstract

The thoughts and beliefs about God vary from religion to religion and Islam is quite apart from others in this regard as the Islamic conception is rooted back to the holy Qur’an and the Prophetic traditions. It is fundamentally centered on Tawḥīd (absolute oneness of God), His transcendence, and His immanence in human life through guidance, mercy, and justice. The thousand years of Muslim rule, during which the people grew intellectually, economically, socially, and culturally, are considered the Subcontinent's golden age. During the Mughal Empire, the East India Company had the chance to get trading privileges, and through trade, Christianity was subsequently spread throughout this land. A substantial number of Muslims departed from Islam after the British arrived. These apostates tended to be persons who had converted to Christianity. In addition to Christian missionaries, some Hindu movements began converting Muslims to Hinduism. Anwar Sheikh is one of the converts to Hinduism. He was born in India and migrated to England, where he converted to Hinduism. He wrote extensively against Islam thereafter. Pakistan's religious organizations called for his execution because of his disbelief and disrespect of Islam. In the article under review, a research review of his ideas regarding the concept of God is presented to the readers.

Keywords: Islam, Thoughts and Beliefs, Concept of God, Anwar Sheik, Apostates, Hinduism

انور شیخ کی پیدائش 1928ء میں گجرات (پاکستان) کے ایک کشمیری نژاد گھرانے میں ہوئی۔ تقویمِ اسلامی کے مطابق انور کی ولادت یومِ حج پر ہوئی اور اسی مناسبت سے اہلِ خانہ اُسے ”حاجی“ کے نام سے پکارا کرتے تھے۔ اُس کے والدین دیندار اور مذہبی ذوق رکھنے والے تھے جبکہ والدہ نے قرآنِ کریم کا کافی

حصہ حفظ کیا ہوا تھا۔ 1946ء میں رسمی تعلیم مکمل کرنے کے بعد انور شیخ نے دینی علوم کے مطالعہ کی طرف توجہ دی۔ اُس نے حدیث کی کتب مثلاً ابن ماجہ، صحیح بخاری، صحیح مسلم کے ساتھ ساتھ تفسیر، اسلامی تاریخ اور عربی تہذیب و ثقافت کا بھی مطالعہ کیا۔ اُس کا گھرانہ سنّی مذہبی رجحان کا حامل تھا اور اُس کی پرورش بھی اسی ماحول میں ہوئی۔ تقسیمِ ہند کے بعد انور شیخ نے بعض مسلم قوم پرست تنظیموں میں شمولیت اختیار کی اور ان جماعتوں کے ساتھ مل کر ہندوستان میں لوٹ مار اور فسادات میں حصہ لیا۔ انہی ایام میں اُس نے بعض سکھوں کو ذاتی طور پر قتل بھی کیا جسے وہ اپنی زندگی کے ابتدائی تجربات میں شمار کرتا ہے۔ حالانکہ اُس وقت لوٹ مار اور قتل و غارت دونوں طرف سے ہوئی تھی۔[i]

1956ء میں انور شیخ برطانیہ کے علاقے ویلز (Wales) منتقل ہو گیا جہاں اُس نے ایک برطانوی خاتون سے شادی کی تاکہ معاشی لحاظ سے بہتر زندگی گزار سکے۔ اس سے قبل وہ لاہور میں بطور ہیڈ ماسٹر اور ریلوے کے محاسب (Accounting Clerk) کے طور پر خدمات سرانجام دے چکا تھا۔ ویلز میں قیام کے دوران اُس نے اسلام کا تنقیدی مطالعہ شروع کیا۔ تاہم دینی مباحث میں معقول فکری اور الٰہیاتی (Theological) سوجھ بوجھ کی کمی نے اُسے رفتہ رفتہ اسلام سے متنفر کر دیا۔ یہی وہ مرحلہ تھا جس نے اُس کے ارتداد (Apostasy) کی بنیاد ڈالی۔ اپنے اِس فکری سفر کی روداد اُس نے اپنی تحریروں میں تفصیل سے بیان کی ہے۔ قرآن کے حوالے سے وہ لکھتا ہے کہ ؛

"I started reading it critically and rationally, and as I went through it, I realised the Koran did not appeal to me anymore the way it used to do, the way it had for the last 25 years."[ii]

میں نے اسے تنقیدی اور عقلی زاویے سے پڑھنا شروع کیا۔ جیسے جیسے میں اس کا مطالعہ کرتا گیا مجھے یہ احساس ہوا کہ قرآن اب مجھ پر اُس طرح اثرانداز نہیں ہوتا جیسا کہ پچھلے پچیس برسوں سے ہوتا آیا تھا۔

برطانیہ میں اپنے قیام کے دوران انور شیخ نے رگ وید کا مطالعہ کیا جس نے اُس پر گہرا اثر ڈالا اور بالآخر اُس نے اسلام چھوڑ کر ہندومت کو اختیار کر لیا۔ مرتد ہونے کے بعد اُس نے اپنا نام "انور شیخ" سے بدل کر "انیرُدھ گیان شیخ" رکھا۔ 1995ء میں جب اُس کی کتاب Islam: The Arab National Movement شائع ہوئی تو اُسے پاکستان میں شدید تنقید کا سامنا کرنا پڑا۔ یہاں کے مذہبی حلقوں نے اُس کے ارتداد اور اسلام پر تنقید کے سبب اُس کی سزائے موت کا مطالبہ کیا۔ ملک کے تمام مکاتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے علماء نے انور شیخ کی برطانیہ سے حوالگی کا مطالبہ کیا تاکہ اُسے پاکستان میں سرِعام سزائے موت دی جاسکے۔[iii]

برطانیہ منتقل ہونے کے بعد ابتدائی طور پر انور شیخ نے تین برس تک بس کنڈکٹر کے طور پر کام کیا۔اِس کے بعد اُس نے ایک رئیل اسٹیٹ کمپنی قائم کی جسے کم و بیش پچیس برس تک کامیابی کے ساتھ چلایا۔اس کاروبار کے ذریعے اگرچہ اُس نے دولت بھی کمائی لیکن اُس نے اپنی تمام تر توجہ تحریر و تصنیف پر مرکوز رکھی۔کچھ عرصے بعد اُس نے Liberty کے عنوان سے ایک مجلہ شائع کرنا شروع کیا۔یہ مجلہ اُس کے افکار و آراء کا عکاس تھا اور انگریزی و اردو دونوں زبانوں میں شائع ہوتا رہا۔اِس میں اردو شاعری کے ساتھ ساتھ اسلام پر تنقیدی مباحثہ بھی شامل ہوتا تھا۔انور شیخ نے وحی کی صداقت پر سوالات اٹھائے اور قرآنِ مجید کی الہامی حیثیت کو رد کر دیا۔اُس کی تحریروں سے نہ صرف پاکستان بلکہ یورپ کے مسلمانوں میں بھی شدید غم و غصے کی لہر دوڑ گئی لیکن وہ اپنے خیالات کے دفاع میں تنقیدی اور عقلی رویہ اپنانے پر مصر رہا۔

اسلامی تصورِ خدا

اسلام میں خدا کا تصور سراسر توحید پر مبنی ہے جو اس کے عقائد کی اساس اور ایمان کا پہلا رکن ہے۔قرآنِ مجید میں بارہا یہ اعلان کیا گیا ہے کہ خدا یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور وہی کائنات کا خالق و مالک ہے۔سورۃ الاخلاص میں نہایت جامع انداز میں یہ واضح کر دیا گیا کہ اللہ بے نیاز ہے، نہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کسی کو جنم دیتا ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔خدا نہ صرف خالق ہے بلکہ کائنات کا مدبّر اور نگہبان بھی ہے۔[iv] وہی سب کچھ پیدا کرنے والا ہے اور ہر چیز پر نگران ہے۔یہی تصور اسلام کو دیگر مذاہب سے ممتاز کرتا ہے کیونکہ یہاں خدا کو مادی یا جسمانی اوصاف سے پاک، غیر محدود اور مطلق قوت رکھنے والا تسلیم کیا جاتا ہے۔

احادیث میں بھی خدا کی عظمت اور وحدانیت پر زور دیا گیا ہے۔رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا؛

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنامُ، وَلَا يَنبَغِي لَهُ أَن يَنامَ، يَخفِضُ القِسطَ وَيَرفَعُهُ، يُرفَعُ إِلَيهِ عَمَلُ اللَّيلِ قَبلَ عَمَلِ النَّهارِ، وَعَمَلُ النَّهارِ قَبلَ عَمَلِ اللَّيلِ [v]

بیشک اللہ نہ سوتا ہے اور نہ اس کے شایانِ شان ہے کہ وہ سوئے۔وہ عدل و انصاف (تقدیر) کو جھکاتا اور بلند کرتا ہے۔رات کا عمل دن کے عمل سے پہلے اس کے حضور پیش کیا جاتا ہے اور دن کا عمل رات کے عمل سے پہلے اس کے حضور پیش کیا جاتا ہے۔

اس حدیث میں یہ حقیقت بیان ہوئی ہے کہ اللہ پر نیند یا تھکن کا کوئی اثر نہیں، وہ ہر وقت اس کائنات کے امور کی تدبیر کرتا ہے۔

اسلامی تصورِ خدا دراصل انسان کو یہ باور کراتا ہے کہ کائنات ایک حادثاتی مظہر نہیں بلکہ ایک حکیم، علیم اور قدیر ہستی کی تخلیق ہے۔یہی عقیدہ انسان کو عبادت، اطاعت اور بندگی کی طرف متوجہ کرتا ہے۔قرآن فرماتا ہے

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
September 18, 2025

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ [vi]

اور میں نے جنّات اور انسانوں کو محض اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں

گویا خدا کا تصور اسلام میں نہ صرف کائنات کی ابتدا اور انتہا کا مرکز ہے بلکہ انسانی حیات کا مقصد بھی اسی کی بندگی اور اطاعت میں پنہاں ہے۔

اسلامی تصورِ خدا کے حوالے سے انور کے افکار

انور شیخ نے اسلام پر تحقیق کے بعد اپنے حاصل شدہ علم کی بنیاد پر کئی اعتراضات کئے۔ ذیل میں اسلامی تصورِ خدا کے حوالے سے اُس کے اشکالات کا ذکر کیا جاتا ہے، اگرچہ اس مختصر مطالعے میں اُس کے تمام افکار کو تفصیل سے بیان کرنا ممکن نہیں۔

اسلام؛ توحیدی یا شرکیہ مذہب؟

انور شیخ نے اپنی تحریروں میں اسلام کو نہایت گمراہ کن انداز میں پیش کیا ہے۔ اُس کے نزدیک اسلام ایک توحیدی نہیں بلکہ شرکیہ مذہب ہے اور مسلمان دنیا کے سب سے بڑے بت پرست ہیں۔ اس بیان کی تصدیق میں وہ کلمۂ طیبہ اور سورۂ احزاب کی آیت نمبر 56 (درود والی آیت) کی غلط تعبیر پیش کرتا ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ اسلام میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ نبی اکرم ﷺ کی بھی عبادت کی جاتی ہے۔ وہ یہ مؤقف اختیار کرتا ہے کہ مسلمانوں کے لیے نجات اسی وقت ممکن ہے جب وہ رسول اکرم ﷺ پر درود و سلام بھیجیں اور اسلام میں اس عمل کو اس قدر اہمیت دی گئی ہے کہ گویا خود اللہ تعالیٰ بھی ایسا کرنے پر "مجبور" ہے۔ (معاذ اللہ) کلمہ طیبہ کے حوالے سے انور شیخ رقم طراز ہے کہ "شہادت" (گواہی) جو ہر مسلمان کے لیے ایمان کی بنیاد اور کلمۂ اقرار ہے اُس میں محمد ﷺ کو اللہ کے ساتھ شامل کیا گیا ہے اور قرآنِ مجید کی واضح اصطلاح کے مطابق یہ شرک ہے۔[vii]

انور شیخ نے اس سیاق میں لفظ "صلوٰۃ" کے مفہوم کو مسخ کر کے پیش کیا ہے۔ "صلوٰۃ" کے متعدد معانی ہیں، تاہم دو معانی زیادہ معروف اور مستعمل ہیں: ایک نماز کے لیے اور دوسرا برکت و رحمت کے لیے۔ جہاں جہاں قرآنِ مجید میں یہ لفظ نماز کے معنوں میں آیا ہے تمام مفسرین نے بالاتفاق اس کا ترجمہ نماز ہی کیا ہے اور جہاں یہ لفظ دعا، درود اور سلام کے لیے وارد ہوا ہے وہاں اسی معنی کو بیان کیا گیا ہے۔ کسی مستند عالم یا مفسر نے اُس کے معنی میں تحریف نہیں کی۔ چاہیئے تھا کہ انور شیخ اُن مسلم علماء یا مفسرین کا حوالہ پیش کرتا جنھوں نے اس لفظ کو خالص عقیدت کے تناظر میں استعمال کیا ہو لیکن ایسا نہیں ہے۔ یہ محض اُس کا اپنا ذاتی نقطۂ نظر ہے۔ تمام مفسرینِ کرام نے اس آیت کی تفسیر ایک ہی انداز میں کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے "صلوٰۃ" سے مراد اپنے نبی کریم ﷺ پر رحمت نازل فرمانا ہے اور فرشتوں کی طرف سے "صلوٰۃ" کا مطلب حضور ﷺ کے لیے بلندی درجات کی دعا کرنا ہے۔[viii]

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
September 18, 2025

علامہ طبری بھی فرماتے ہیں کہ عربی لغت میں اگر لفظ "صلوٰۃ" اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے لیے بولا جائے تو اس سے مراد دعا کرنا ہوتا ہے عبادت یا پوجا کرنا نہیں۔[ix]

چنانچہ اس آیت کے سیاق و سباق میں کسی مفسر نے یہ بیان نہیں کیا کہ اس میں رسولِ اکرم ﷺ کی عبادت کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کے برعکس روایات میں آتا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابۂ کرام نے دریافت کیا کہ ہم کس طریقے سے آپ ﷺ پر سلام اور درود پیش کریں۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے انہیں درج ذیل درودِ پاک کی تعلیم فرمائی؛

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ، وَّعَلىٰ آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيتَ عَلىٰ إبرَاهِيمَ، وَعَلىٰ آلِ إبرَاهِيمَ إنَّكَ حَمِيد مَّجِيد، اَللّٰهُمَّ بَارِك عَلىٰ مُحَمَّدٍ، وَّعَلىٰ آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكتَ عَلىٰ إبرَاهِيمَ، وَعَلىٰ آلِ إبرَاهِيمَ إنَّكَ حَمِيد مَّجِيد[x]

اے اللہ! محمد ﷺ اور آلِ محمد پر رحمت نازل فرما، جیسا کہ تو نے ابراہیم (علیہ السلام) پر اور آلِ ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی۔ بے شک تو تعریف کے لائق ہے، بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! محمد ﷺ اور آلِ محمد پر برکت نازل فرما جیسا کہ تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آلِ ابراہیم پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک تو تعریف کے لائق ہے، بزرگی والا ہے۔

اس درودِ پاک سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ایک مسلمان کس طرح اللہ کی بارگاہ میں حضورِ اکرم ﷺ پر رحمت اور برکت کے نزول کے لیے دعائیں پیش کرتا ہے۔ قرآن مزید فرماتا ہے کہ وہ مومن جو اللہ کی طرف سے آنے والی ہر آزمائش کو کامیابی سے گزار لیتے ہیں اُن پر بھی اللہ کی رحمت و برکت نازل ہوتی ہے۔[xi] انور نے کلمہ طیبہ کے معاملے کو مبہم انداز میں پیش کر کے اپنے قارئین کو فکری طور پر دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔ اُس کے الفاظ میں اسلام نے گویا اللہ اور نبی کے درمیان برابری قائم کر دی ہے اور نبی اکرم ﷺ کا نام اللہ کے نام کے مساوی قرار دیا ہے۔ سب سے پہلی بات تو یہ کہ کلمہ طیبہ عربی زبان کے لحاظ سے بالکل درست ہے، اس میں کوئی لسانی یا نحوی غلطی نہیں ہے۔ دوسری بات یہ کہ گزشتہ چودہ سو سالوں میں مسلمانوں نے کبھی بھی حضورِ اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے برابر یا اس کا شریک نہیں سمجھا۔ ہر مسلمان کا بنیادی عقیدہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے صرف بندے اور آخری رسول ہیں۔

اس کے برعکس ہم دیکھتے ہیں کہ ہندو مت میں کثیر خداؤں کا تصور پایا جاتا ہے ۔ تقابلِ ادیان کے ماہرین کے مطابق یہ مظہریت (Phenomenology) کا مذہب ہے۔[xii] ہندو مت نے ہر چیز کو الوہیت کے درجے تک پہنچا دیا ہے جبکہ اسلام نے کسی کو بھی، حتیٰ کہ انبیاء کو بھی

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published: September 18, 2025

،خدا کا درجہ نہیں دیا۔انور شیخ ویدک مذہب کا پیروکار ہے اور ویدوں میں دیگر خداؤں کا تصور موجود ہے۔مثال کے طور پر،اگنی کو آگ کا دیوتا اور یاما کو موت کا دیوتا کہا گیا ہے۔[xiii] کرشنا اور رام کو بھی حقیقی دیوتا کے طور پر پوجا جاتا ہے۔ہندومت کے بعض محققین کا کہنا ہے کہ تریمورتی میں اصل خدا وشنو نہیں بلکہ کرشنا ہے۔[xiv] لہٰذا،انور کے اس حوالے سے الزامات بالکل بے بنیاد اور بے وقعت ہیں۔اگرچہ دیگر مذاہب میں شرک موجود ہے لیکن اسلام دنیا کا واحد مذہب ہے جو توحید پر قائم ہے۔

اسلامی ثنویت

انور کا ایک اور الزام یہ ہے کہ اسلام وحدانیت کا نہیں بلکہ ثنویت (دوئی) کا مذہب ہے اور اس کی یہ ثنویت ایرانی زرتشتی مذہب کی ثنویت سے قدرے مختلف ہے۔زرتشتت مذہب میں دو خدا ہیں: ایک نیکی کے لیے اور دوسرا برائی کے لیے جبکہ اسلامی ثنویت خدا اور محمد ﷺ پر مشتمل ہے۔مزید،انور اس ثنویت کا ماخذ ویدوں کو قرار دیتا ہے۔اس کے مطابق "اگنی" کا مطلب "رسول" ہے۔حالانکہ اگنی ایک دیوتا ہے لیکن یہ ویدی عقیدے کی بالکل عکاسی ہے جو اگنی کو دیوتاؤں کا پیغام رساں قرار دیتا ہے۔اسی ویدی تصور کے مطابق چونکہ نبی اکرم ﷺ اللہ کے رسول ہیں، لہٰذا وہ بھی الوہیت کا حصہ ہیں۔[xv] پورے قرآنِ کریم میں اس بات کی کوئی دلیل موجود نہیں کہ حضرت محمد ﷺ کو اللہ کا شریک یا ہم مرتبہ قرار دیا گیا ہو بلکہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری رسول کہا گیا ہے۔مزید برآں، رسولِ اکرم ﷺ نے کسی بھی حدیث میں اپنی الوہیت کا دعویٰ نہیں کیا۔یہی وہ امتیازی فرق ہے جو اسلام کو دیگر مذاہب سے ممتاز کرتا ہے۔بنی اسرائیل نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بے مثال معجزات دیکھنے کے بعد انہیں خدائی صفات والا بیٹا قرار دیا۔ہندو بھی اسی طرح جس چیز کو طاقتور سمجھتے ہیں اس کے سامنے سر جھکا دیتے ہیں۔لیکن اسلام نے اس ذہنی و فکری جمود کو ختم کر دیا۔رسول اکرم ﷺ کے بے شمار معجزات کے باوجود کسی مسلمان نے کبھی آپ ﷺ کو خدا نہیں کہا بلکہ ہمیشہ اللہ کا رسول ہی قرار دیا ہے۔انور کے پاس اپنی منطقی مغالطہ آرائی کے سوا کوئی ثبوت موجود نہیں۔

اگر ویدوں کا مطالعہ کیا جائے تو خود انور شیخ کے مطابق ویدوں میں ثنویت (دوئی) کے حوالے پائے جاتے ہیں جیسے وُرن دیوتا اور اندر دیوتا وغیرہ کی مثالیں۔ اُس نے خود ویدوں میں ایک سے زیادہ ثنویتوں کو ثابت کیا ہے۔چنانچہ وہ لکھتا ہے؛

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
September 18, 2025

"There is Duality of Indra-Varuna, other deities are: Agni-Soma; Indra Yayu; Indra-Agni; Indra-Brhaspati; Indra-Soma; Mitra-Varuna; Indra-Pusan; Indra-Vsnu; Dyaus-Prthvi and Soma-Rudra."[xvi]

انور شیخ کے مندرجہ بالا بیان کے مطابق ویدوں میں کئی طرح کی ثنویتیں موجود ہیں۔ مثلاً اندر اور وُرن کی ثنویت (اندر بارش اور بجلی کا دیوتا جبکہ وُرن سمندر اور قوانینِ فطرت کا دیوتا تھا)۔اسی طرح اگنی اور سوما (اگنی آگ کا دیوتا اور سوما چاند یا نَشا آور مشروب سے منسوب دیوتا)، اندر اور یایو (یایو ہوا اور فضا کا دیوتا)، اندر اور اگنی (بارش و بجلی اور آگ کے دیوتا)، اندر اور برہسپتی) برہسپتی علم اور وعظ کا دیوتا اور گروؤں کا سردار (، اندر اور سوما، متر اور وُرن (متر دوستی اور معاہدوں کا دیوتا جبکہ وُرن سمندر و قوانین کا نگران)، اندر اور پُشن (پُشن نگہبان اور رزق دینے والا دیوتا)، اندر اور وِشنو (وشنو محافظ اور نجات دہندہ دیوتا)، دیاؤس اور پرتھوی (دیاؤس آسمان کا دیوتا اور پرتھوی زمین کی دیوی)، اور سوما اور رُدرا (سوما چاند اور نَشا آور مشروب کا دیوتا جبکہ رُدرا تباہی اور بیماری کا دیوتا، جو بعد میں شیو کی شکل اختیار کر گیا)۔ان مثالوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ویدک روایات میں دوئی یا ثنویت کا نظریہ بار بار اُبھرتا ہے۔

ویدوں میں بیان کی گئی گیارہ ثنویتوں میں بارہ دیوتاؤں کا ذکر ملتا ہے: اندر، وُرن، اگنی، سوما، یایو، برہسپتی، متر، پُشن، وِشنو، دیاؤس، پرتھوی اور رُدرا۔انور کا دعویٰ ہے کہ یہ تمام دیوتا دراصل ایک ہی مشترکہ الٰہیت کا حصہ ہیں۔ وہ اس موقف کے حق میں دلیل دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ اسلام میں جو شخص اللہ کا انکار کرے وہ کافر ہے، اور جو شخص محمد ﷺ کا انکار کرے وہ بھی مسلمان نہیں رہتا اور جہنم کا مستحق قرار پاتا ہے۔ لہٰذا یہ امر اس بات کی شہادت ہے کہ اسلام میں محمد ﷺ کو اللہ کے برابر حیثیت حاصل ہے اور یہ واحدانیت کا نہیں بلکہ ثنویت کا مذہب ہے۔[xvii] وہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کوئی شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے یا نہیں۔ مسلمانوں کے نزدیک تمام عیسائی اور یہودی اس وجہ سے کافر ہیں کہ وہ محمد ﷺ کو نہیں مانتے اور اگرچہ وہ خدا پر ایمان رکھتے ہیں، اس کے باوجود جہنم کے عذاب کے مستحق ہیں۔[xviii]

کسی بھی مذہب کے وجود کے لیے چند بنیادی اور امتیازی خصوصیات ناگزیر ہوتی ہیں جن کے بغیر وہ مذہب باقی نہیں رہ سکتا۔ ویدوں میں اگر اگنی دیوتا کو حذف کر دیا جائے تو صرف بارہ سو پچاس سے کچھ زائد سوکت (آیتیں) باقی رہ جاتے ہیں اور اگر اندر دیوتا کو نکال دیا جائے تو سولہ سو تک سے زائد سوکت رہ جاتے ہیں۔ان دونوں دیوتاؤں کے بغیر وید کا تصور ہی ممکن نہیں۔اسی طرح، اگر "ارجن" اور "بھیم" کو نکال دیا جائے تو مہابھارت کا قصہ ہی ختم ہو جاتا ہے۔اگر "شیو"، "وشنو" اور "برہما" کو پرانوں سے الگ کر دیا جائے تو کیا باقی رہ جاتا ہے؟ بالکل اسی طرح رام اور لکشمن کے بغیر ہندو دھرم کا بڑا حصہ ختم

ہو جاتا ہے۔ نتیجتاً حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اسلام کے آخری پیغمبر ہیں۔ پس آپ ﷺ کے بغیر اسلام نامکمل ہے اور مسلمان آپ ﷺ کو صرف اللہ کے رسول اور بندے کی حیثیت سے مانتے ہیں۔ لہٰذا اس بارے میں انور کا مؤقف محض اس کی ذاتی رائے سے زیادہ کچھ نہیں۔

خواہش مند خدا کا تصور

دنیا کے تمام مذاہب میں کسی نا کسی صورت میں خدا کا تصور پایا جاتا ہے، حتیٰ کہ ملحدین بھی کائنات کے نظام کو چلانے والی ایک غیر مرئی قوت کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں۔ خدا کی ماہیت کے بارے میں تمام آراء مبہم ہیں سوائے اسلام کے۔ اسلام واحد مذہب ہے جس نے دنیا کو ایک حقیقی تصور فراہم کیا ہے جو ہر پہلو سے کامل ہے۔ اسلامی عقیدے کے مطابق صرف اللہ ہی پوری کائنات کا خالق ہے اور اس عمل میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔ اسلامی نظریہ خدا کی ذات کو انسانی وجود سے بلند تر کر دیتا ہے اور انسانیت کو ایک پختہ توحیدی بنیاد فراہم کرتا ہے جو ایک سے زیادہ خداؤں کے وجود کو مکمل طور پر مسترد کرتی ہے

۔

انور نے قرآنِ مجید کی چند آیات کے ذریعے اسلامی تصورِ خدا کو غلط طور پر پیش کیا ہے۔ خدا کے نیاز مند ہونے کو ثابت کرنے کے لیے وہ قرآنی آیات نقل کرتا ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ خدا انسانوں اور جنات کی عبادت کا محتاج ہے۔ اسی طرح سورۃ الفاتحہ اور دیگر آیات بھی پیش کی جاتی ہیں۔ ان متون سے انور یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ اگرچہ قرآن اعلان کرتا ہے کہ خدا ہر حاجت سے پاک ہے لیکن اس کے باوجود وہ بندگی کا تقاضا کرتا ہے۔ نتیجتاً خدا مسلمانوں کی عبادت کا محتاج ہے اسی لئے وہ اس کی ہدایت دیتا ہے جیسا کہ وہ بار بار قرآن مجید میں بیان کرتا ہے۔[xix] وہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ قرآن بار بار اللہ کی عبادت، تعظیم اور بندگی کا مطالبہ کرتا ہے۔ تو پھر ایسا عبادت کا خواہش مند خدا (اللہ) ''الصمد'' (بے نیاز) کیسے ہو سکتا ہے اور انسان کی تخلیق کا بنیادی مقصد ہی اس کی تعظیم و بندگی قرار دیا گیا ہے۔[xx]

انور کے مطابق تعریف کروانے کی خواہش دراصل خوشامد کی ایک صورت ہے۔ پھر جو ہستی خوشامد رکھتی ہو وہ کامل معبود کیسے ہو سکتی ہے؟[xxi] اس نے اپنی کتاب The Vedic Civilization میں دعویٰ کیا ہے کہ وید ہی قرآنی تعلیمات کا ماخذ ہیں۔ اگر یہ ویدوں سے ماخوذ ہیں تو قرآن کا تصورِ خدا بالکل درست ہے اور وید اس کی تائید کرتے ہیں۔ کیونکہ ویدوں میں بھی یہ تعلیم دی گئی ہے کہ خدا کی عبادت اور پرستش لازمی ہے۔ Maurice Bloomfield لکھتا ہے؛

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published: September 18, 2025

“Bring lovely praise to Indra, vying one with the other, truthful praise, if he himself be true. Even though one or another says ‘Indra is not, who ever saw him, who is he that we should praise him.”[xxii]

"اندر کے لیے حسین و جمیل مدح لے آؤ، ایک دوسرے پر سبقت لے جاتے ہوئے، سچی مدح وثنا، اگر وہ خود سچا ہے۔ اگرچہ کوئی یہ کہے کہ 'اندر ہے ہی نہیں، کس نے اسے دیکھا ہے؟ وہ کون ہے جس کی ہم تعریف کریں؟

دنیا کے تمام مذاہب میں کسی نہ کسی شکل میں خدا کی حمد و ثنا کی روایت پائی جاتی ہے۔ اسلام بھی اپنے ماننے والوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے سامنے جھکنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اگر ویدوں میں متعدد دیوتاؤں کی تعظیم اور پرستش کا ذکر موجود ہے تو اس بنیاد پر انور شیخ کا اسلام کے خدا پر اعتراض دراصل علمی تحقیق نہیں بلکہ محض اسلام دشمنی کا اظہار ہے۔

مفلس خدا کا تصور

انور یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اسلام کا خدا محتاج ہے۔ وہ نہ صرف دوسروں سے مانگنے والا ہے بلکہ مادی مدد کا خواہاں بھی ہے۔ اس سلسلے میں وہ سورۃ الحج (آیت 40) اور سورۃ البقرہ (آیت 245) کو بطور دلیل پیش کرتا ہے۔ سورۃ البقرہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ؛

ایسا کون شخص ہے جو اللہ کو اچھا قرض دے پھر اللہ اس کو کئی گنا بڑھا کر دے اور اللہ ہی تنگی کرتا ہے اور کشائش کرتا ہے اور تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔[xxiii]

اور سورۃ الحج کی آیت کا حوالہ دیتے ہوئے وہ لکھتا ہے کہ "خدا اُس کی مدد کرے گا جو اُس خدا (اللہ) کی مدد کرے گا۔ یقیناً اللہ سب پر قادر اور ہر چیز سے باخبر ہے۔ ان آیات کے حوالے سے وہ لکھتا ہے کہ ایک ایسی ہستی جو دوسروں کی مدد کی محتاج ہو وہ ہر چیز پر قادر اور غالب کیسے ہو سکتی ہے۔[xxiv] یہ آیت جو اللہ کو قرض دینے کی طرف اشارہ کرتی ہے قرآنِ مجید میں ان کئی مقامات میں سے ایک ہے جہاں اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ معاشرے میں سخاوت کو فروغ دیا جا سکے۔ انور نے ان آیات کی بنیاد پر اپنا نظریہ پیش کیا ہے جن پر کسی بھی معتبر مفسر نے کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ یہ عبارت مسلمانوں کو یہ ترغیب دیتی ہے کہ اگر وہ خرچ اللہ کی رضا کے لیے کریں تو یہ ضائع نہیں جائے گا بلکہ انہیں یہ سمجھنا چاہیے کہ انہوں نے اپنا قرض اللہ کے حوالے کر دیا ہے جو اسے بڑھا کر واپس کرے گا۔

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
September 18, 2025

ہم روز مرہ زندگی میں دیکھتے ہیں کہ بینک عوام سے رقم جمع کرتا ہے اور پھر اسے منافع کے ساتھ واپس دیتا ہے، بیمہ کمپنیاں اپنے بیمہ داروں سے رقم وصول کرتی رہتی ہیں اور پھر وہ رقم منافع کے ساتھ واپس کرتی ہیں، حکومت اپنے ملازمین کی تنخواہ میں سے ریٹائرمنٹ کے وقت ایک حصہ کٹوتی کے طور پر وصول کرتی ہے۔اسی طرح اللہ قرآن میں اعلان فرماتا ہے کہ محتاج لوگوں کو امیروں کی دولت میں سے حق ملتا ہے اور انہیں اس کا پورا پورا حق ادا کرنا چاہیے۔[xxv] جو کچھ بھی آپ خرچ کریں گے وہ اللہ کے لیے منافع والا قرض سمجھا جائے گا۔ لہٰذا اسے اللہ کی محتاجی یا فقیر ہونے کے ثبوت کے طور پر بیان کرنا غیر منطقی ہے۔

خوفزدہ خدا کا تصور

انور شیخ کا اگلا الزام یہ ہے کہ اسلامی عقیدہ کے مطابق اللہ بھی انسانوں کی طرح خوف محسوس کرتا ہے۔ وہ بطور ثبوت سورۃ الانعام کی آیت 108 کو پیش کرتا ہے جس کا ترجمہ کچھ یوں ہے "اُن لوگوں کی توہین نہ کرو جن کو وہ اللہ کے علاوہ پکارتے ہیں ورنہ وہ انتقام کے طور پر اللہ کی توہین کریں گے۔ وہ اس آیت کو دہراتے ہوئے آگے بڑھتا ہے اور پوچھتا ہے کہ کس طرح قادرِ مطلق اللہ ان باتوں سے خوفزدہ ہو سکتا ہے جو لوگ کہتے ہیں۔ کیا وہ لوگوں سے خوفزدہ ہے کہ لوگ اسے برا بھلا کہیں گے اور یہ خوف تو انسانوں میں ہوتا ہے۔ لہذا اس کمزوری نے اللہ کو انسانی سطح پر لا کھڑا کیا ہے۔[xxvi]

انور کو اس آیت کے تاریخی پس منظر کا ادراک نہیں ہے۔ یہ آیت اس سبب سے نازل ہوئی کہ، مومنین جو مشرکین کی بت پرستی کے عمل کی مذمت کرتے اور انہیں اسلام کی دعوت دیتے، کافروں کو برائی کی جڑ قرار دیتے۔ اس رویے سے کافروں میں سخت غصہ پیدا ہوا اور انہوں نے بدلے کے طور پر واحد اللہ کی مذمت شروع کر دی جس سے مسلمانوں میں الجھن پیدا ہوئی۔ چنانچہ اللہ تعالٰی نے مومنین کو ہدایت دی کہ وہ دوسروں کے بارے میں اس قسم کا رویہ اختیار نہ کریں تاکہ حقیقی اللہ کے بارے میں ان کے تاثرات منفی نہ ہوں۔ آیت کے اِس تاریخی سیاق و سباق اور مفہوم کی وضاحت متعدد مسلم مفسرین نے بھی کی ہے۔[xxvii]

یہ ایک معروف حقیقت ہے کہ جو شخص کسی اور کے ساتھ منفی برتاؤ کرتا ہے اسے عموماً اسی نوعیت کا منفی ردعمل واپس ملتا ہے۔ لہٰذا یہ ایک عالمی اخلاقی اصول ہے کہ دوسروں کے ساتھ ظلم نہ کرو تاکہ تم پر بھی ظلم نہ کیا جائے۔ ہندو مذہبی متون میں بھی یہی اخلاقی درس ملتا ہے۔ چنانچہ مہابھارت میں لکھا ہے کہ اگر کوئی مظلوم شخص اپنے غضب پر قابو پالے تو وہ بالکل یقین کے ساتھ ظالم کے تمام اچھے اعمال کے ثواب کو مٹا دے گا۔ اس صورت میں صبر کرنے والا، جو کہ مظلوم ہے، ظالم کو اس کے تمام ظلم و بربریت اور زیادتی کے ساتھ سامنے لے آئے گا۔[xxviii] اور منوسمرتی میں لکھا ہے کہ

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published: September 18, 2025

"He who, being abused by men in pain, pardons (them), will in reward of that (act) be exalted in heaven; but he who, (proud) of his kingly state, forgives them not, will for that (reason) sink into hell."[xxix]

جو شخص، جب لوگ اسے تکلیف پہنچائیں اور برا سلوک کریں، انہیں معاف کر دیتا ہے، اسے اس عمل کے صلے کے طور پر جنت میں بلند کیا جائے گا لیکن جو شخص اپنی شاہانہ شان پر غرور کرتے ہوئے انہیں معاف نہ کرے وہ اسی سبب سے دوزخ میں گر جائے گا۔

مجسم خدا کا تصور

اللہ کے وجود کے حوالے سے انور شیخ بیان کرتا ہے کہ ہر شے یا وجود مختلف اجزاء پر مشتمل ہوتا ہے۔ چونکہ خدا موجود ہے لہٰذا لازمی طور پر اسے چند عناصر پر مشتمل ہونا چاہیے۔ یہ عناصر اُس کے مکمل قالب اختیار کرنے سے پہلے وقوع پذیر ہونے چاہیے تھے۔ چونکہ اسے ساخت کی ضرورت تھی اس لیے وہ ابتدا ہی سے خالق یا کامل موجود نہیں ہو سکتا تھا۔ اپنی وضاحت میں وہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ عیسیٰ خدا کا ظاہر شدہ روپ تھے اور اسلامی خدا، اللہ، فرشتوں کے ذریعے اٹھایا جاتا ہے اور تخت پر بیٹھتا ہے۔ یعنی اسلام میں ایک مادی اور مجسم خدا تصور پایا جاتا ہے اور یقینی طور پر ہر مادی شے کی طرح جسمانی خدا کی بھی ایک ترکیب ہوتی ہے۔[xxx]

بہت سے سائنسدان، مفکرین اور فلسفی خدا کی ذات پر غور و فکر کرتے رہتے ہیں اور حقیقت کو جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں تین گروہ ہیں۔ پہلا گروہ خدا کے وجود کا انکار کرتا ہے۔ اس گروہ کے افراد سوال کرتے ہیں کہ اگر خدا موجود ہے تو وہ خود کیوں ظاہر نہیں ہوتا؟ وہ بیماروں کا علاج کیوں نہیں کرتا؟ وہ دنیا میں بڑھتی ہوئی برائی اور فساد کو کیوں نہیں روکتا؟ چنانچہ ان کے نزدیک خدا دنیا میں موجود نہیں ہے۔ دوسرا گروہ اُن لوگوں پر مشتمل ہے جو خدا کے وجود کو تسلیم کرتے ہوئے اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ وہ سوال اٹھاتے ہیں: "یہ کیسا خدا ہے جو طور کے پہاڑ پر دکھائی دیا؟" یہ کیسا خدا ہے جس کا تخت فرشتے اٹھا رہے ہیں، ؟انور نے اپنے بیان میں اسی گروہ کا ذکر کیا ہے۔ تیسرا گروہ مسیحیوں پر مشتمل ہے جنہوں نے خدا کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا۔ اسلام کا تصورِ خدا ایک معتدل نظریہ پیش کرتا ہے۔ یہ تصور نا تو اتنا آسان ہے کہ لوگ خدا کو انسانی روپ میں دیکھنے لگیں اور نہ ہی اتنا مشکل کہ لوگ اس کے وجود پر شک کرنے لگیں۔ انور کی تنقید کو اس حقیقت کے تناظر میں دیکھا جانا چاہیے کہ اپنے بیان میں اُس نے دوسرے گروہ کی نمائندگی کی ہے۔

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
September 18, 2025

اس دعوے کے ذریعے انور یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ اسلام جسمانی خدا کے تصور کو درست مانتا ہے۔ ایسا خدا جسے فرشتے تخت پر بٹھا کر اپنے کاندھوں پر اٹھاتے ہیں۔ ایسا خدا جو ہر جگہ موجود ہے۔ ایسا خدا جو ہمیشہ کائنات کے ہر حصے میں حاضر ہے۔ لہٰذا یہ تمام باتیں ایک مجسم خدا کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ انور نے اس سلسلے میں قرآن کا مکمل مطالعہ نہیں کیا۔ قرآن کے مطابق:

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○[xxxi]

وہ اول ہے اور آخر ہے، ظاہر ہے اور باطن ہے، اور وہ ہر چیز سے باخبر ہے۔

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ خدا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی۔ وہ کس طرح ظاہر ہے؟ وہ اپنے قدرتی آثار کے ذریعے خود کو ظاہر کرتا ہے۔ چنانچہ اس کے آثار آسمان، سورج، ستارے، زمین، کائنات، اور یہاں تک کہ خود انسان کے اندر بھی اُس کی نشانیاں موجود ہیں۔[xxxii] اگرچہ خدا جسمانی روپ میں موجود نہیں ہے، وہ اپنی مخلوق میں اپنے آثار کے ذریعے ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن قرآن کے مطابق، وہ یکتا ہے۔ لہٰذا وہ کیسے جسمانی صورت اختیار کر سکتا ہے جبکہ کوئی بھی اس کے مانند نہیں ہو سکتا؟ انسانی روپ میں خدا کا تصور مسیحیت میں پایا جاتا ہے۔ مسیحیت کے مطابق خدا نے اپنے آپ کو عیسیٰ مسیح کی صورت میں ظاہر کیا۔ ہندومت میں بھی مجسم خدا کا تصور موجود ہے۔ ہندو عقیدے میں آدتی کے بیٹے نَر، نَراین، ارجن، وشنو، یم، اور کرشن کو خدائی مجسم صورتوں میں دیکھا جاتا ہے۔[xxxiii] لیکن اسلام میں اس قسم کا کوئی عقیدہ موجود نہیں ہے۔

خدا کے تصور کے حوالے سے اسلام اور ہندومت کے درمیان بنیادی فرق یہ ہے کہ ہندومت میں کُلّیت پرستی (Pantheism) کا نظریہ پایا جاتا ہے۔ کُلّیت پرستی ایک ایسا نظریہ ہے جس کے پیروکار ہر چیز کو مقدس سمجھتے ہیں اور ہر چیز کو، چاہے جاندار ہو یا بے جان، خدا کی صورت تصور کرتے ہیں۔ وہ مانتے ہیں کہ سورج، چاند، درخت، بندر، سانپ اور یہاں تک کہ انسان بھی خدا کی مختلف صورتیں ہیں۔ ہندومت میں کُلّیت پرستی کے نظریات کثرتِ خدائی (Polytheism)، یکتائیت (Monotheism)، اور الحاد (Atheism) کے نظریات کے ساتھ موجود ہیں۔[xxxiv]

کعبہ میں اللہ کا بت

انور کا دعویٰ ہے کہ وہ اللہ جسے قریش یعنی رسولِ اکرم ﷺ کے خاندان والے پوجا کرتے تھے دراصل کعبہ میں ایک بُت تھا۔[xxxv] اسلامی تاریخ میں ایک بھی متن ایسا موجود نہیں ہے جس میں یہ ذکر ہو کہ قریش کعبہ میں اللہ نامی کسی بُت کی عبادت کرتے تھے۔ Macdonald کا دعویٰ ہے کہ عربی کے

الفاظ "ال" جس کے معنی ہیں "the" اور "اِلٰہ" جس کے معنی ہیں "خدا" یا "معبود"، باہم مل کر "اللہ" بن گئے جس کے معنی ہیں "خدا" یا "معبودِ حقیقی"۔[xxxvi] Christian Robin لفظ 'اللہ' کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اسلام کے ظہور سے پہلے بھی عرب میں مختلف مذاہب کے لوگ اس نام کو استعمال کرتے تھے۔[xxxvii]

اسلام کی آمد سے قبل مکہ کے لوگ اللہ کی عبادت ایک ان دیکھے معبود کے طور پر کرتے تھے۔ Anthony's Encyclopedia کے مطابق عرب مشرکین اللہ کو ایک غیر مرئی معبود مانتے تھے جو کائنات کا خالق اور نگران ہے۔ اسلام کے ظہور سے پہلے مکی لوگ اللہ کے ساتھ ساتھ متعدد چھوٹے دیوتاؤں اور فرشتوں کی بھی پرستش کرتے تھے جنہیں وہ اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے۔[xxxviii] تاریخی روایات کے مطابق کعبہ میں اللہ کا کوئی بُت موجود نہ تھا اور لوگ اسی خدا کی عبادت کرتے تھے جس کی دعوت حضرت محمد ﷺ نے دی۔ اہلِ عرب اللہ کو ایک طاقتور اور غیر مرئی خدا کے طور پر مانتے تھے۔ پھر ایک غیر مرئی خدا کا کعبہ کے اندر کوئی بُت کیسے ہو سکتا تھا؟ یہ انور شیخ کا بے بنیاد الزام ہے تاکہ قارئین کو گمراہ کر سکے۔

حاصل کلام

انسانی معاشرے کے آغاز ہی سے خدا کا تصور موجود رہا ہے۔ تاریخ میں کوئی بھی ایسی تہذیب نہیں گزری جس نے خدا پر ایمان نہ رکھا ہو۔ وید، جو ہندومت کے مقدس متون کا مجموعہ ہیں، قدیم مذہبی ادب ہے۔ بعض محققین اور ماہرین کا دعویٰ ہے کہ ہندومت کا آغاز دراصل بابلی اور مصری تہذیبوں سے ہوا۔ چنانچہ ہندومت میں قدرتی مظاہر کے علاوہ رُوحوں، درختوں، پتھروں، جانوروں، اور حتیٰ کہ پوشیدہ انسانی اعضاء تک کی پرستش کی جاتی ہے۔[xxxix] ڈاکٹر ذاکر نائیک بیان کرتے ہیں کہ ہندومت ایک مشرکانہ مذہب ہے۔ زیادہ تر ہندو اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں کہ وہ کئی دیوتاؤں پر یقین رکھتے ہیں۔ بعض ہندو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ تین خدا ہیں، جبکہ دیگر کے نزدیک خداؤں کی تعداد تینتیس کروڑ، یعنی 330 ملین ہے۔[xl]

اسلام کا آغاز ایک ایسی تہذیب میں ہوا جہاں طویل عرصے تک بت پرستی رائج تھی۔ اس دور میں رومی اور ایرانی سلطنتیں اپنے عروج پر تھیں لیکن عرب معاشرہ تہذیب و تمدن سے بالکل ناآشنا تھا۔ تاہم، 632ء میں رسول اکرم ﷺ کے وصال کے بعد مسلمانوں نے ایرانی اور بازنطینی سلطنتوں کو فتح کر کے جلد ہی ایک وسیع سلطنت قائم کر لی۔ اسلام ایک توحیدی مذہب کی صورت میں سامنے آیا جس کا پیغام تمام انسانوں کے لیے قابلِ فہم تھا۔ اسلام کا بنیادی عقیدہ توحید ہے۔ قرآن کی تعلیمات کی روشنی میں مسلم علما نے یہ واضح کرنے کی کوشش کی کہ صرف ایک خدا ہے اور یہ کہ کائنات اسی نے پیدا کی ہے اور

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
September 18, 2025

یہ فطری قوانین کے تحت چل رہی ہے۔دنیا کے کسی اور مذہب میں خدا کا وہ تصور موجود نہیں جو اسلام نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔یہی وجہ ہے کہ اسلام برّصغیر میں تیزی سے پھیلا اور آج بھی یورپ میں بڑی تیزی سے لوگ اسلام قبول کر رہے ہیں۔

[i] Murray, Douglas, Victims of Intimidation: Freedom of Speech Within Europe's Muslim Communities, The Center for Social Cohesion, 2008, p.65
[ii] Ibid, pp.65-66
[iii] Pipes, Daniel, The Rushdie Affair: The Novel, The Ayatollah and the West, UK, Taylor & Francis Group, 2003, p.283
[iv] القرآن،62:39
[v] قشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب نمبر۔79، حدیث۔445
[vi] القرآن،56:51
[vii] Sheikh, Anwar, Islam: The Arab Imperialism, Cardiff, UK, Principality Publishers, 1998, p.53
[viii] ابن کثیر، عماد الدین، تفسیر القرآن العظیم، دار الطیبہ، ریاض، جلد۔6، ص۔457؛ زمخشری، أبی القاسم محمود بن عمر، تفسیر الکشاف، مکتبۃ الابیکن، ریاض، 1998، جلد۔5، ص۔92؛ اندلسی، عبد الحق بن غالب بن عطیہ، المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 2001، جلد۔4، ص۔398
[ix] طبری، أبی جعفر محمد بن جریر، جامع البیان، تحقیق ڈاکٹر عبداللہ بن عبدالمحسن، مرکز الدراسات العربیہ الاسلامیہ، قاہرہ، 2001، جلد۔17، ص۔175
[x] بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب احادیث الأنبیاء، باب۔10، حدیث۔3370
[xi] القرآن ، 157:2
[xii] D Long, Jeffrey, Historical Dictionary of Hinduism, Toronto, Scarecrow Press, 2011, p.128
[xiii] Ellwood, Robert S, The Encyclopedia of World Religions, New York, Infobase Publishing, 2007, pp.9,481
[xiv] Ibid, p.468
[xv] Shaikh, Anwar, The Vedic Civilisation, Cardiff, UK, Principality Publishers, 2003, p.179
[xvi] Ibid
[xvii] Ibid, p.180
[xviii] Ibid, p.181
[xix] Shaikh, Anwar, The Vedic Civilisation, p.169
[xx] Ibid, pp.169-170
[xxi] Ibid
[xxii] Bloomfield, Maurice, The Religion of the Veda, New York, G. P. Putnam's Son, p.230
[xxiii] القرآن،245:2
[xxiv] Anwar, The Vedic Civilisation, p.174
[xxv] القرآن،19:51
[xxvi] Anwar, The Vedic Civilisation, pp.169-173
[xxvii] ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، جلد۔3، ص۔314-315؛ طبری، جامع البیان، جلد۔9، ص۔480-481؛ حاتم ابن عدی، تفسیر القرآن الظیم عن الرسول والصحابہ التابعین، مکتبہ نذر مصطفٰی، ریاض، 1997، ص۔1366؛ رازی، امام فخر الدین، مفاتیح الغیب، دار الفکر، بیروت، 1981، جلد۔13، ص۔146
[xxviii] Ganguli, The Mahabharata of Krishna-Dwaipayana Vyasa, Translated into English Prose from the Original Sanskrit Tex, 1896, Book.12, Section.114, p.248

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
September 18, 2025

[xxix] منوسمرتی ، 313:8
[xxx] Shaikh, Anwar, Eternity, Cardiff, UK, Principality Publishers, 1990, p.18
[xxxi] القرآن ، 3:57
[xxxii] القرآن ، 21:51
[xxxiii] Prasad, An English Translation of the Satyarth Prakash, A Guide to Vedic Hermeneutics, Virjanand Press, Lahore, 1st edition, 1908, p.161 ; Ganguli, The Mahabharata of Krishna-Dwaipayana Vyasa, Book.1, Section.64, p.131 ; Book.1, Section.65, p.132 ; Book.1, Section.67, p.139 ; Book.1, Section.226, p.438 ; Book.3, Section.270, p.530 ; Book.12, Section.46, p.89 ; Book.12, Section.91, p.200
[xxxiv] Jeaneane, Hinduism: Beliefs and Practices, Eastbourne, UK, Sussex Academic Press, 1997, p.2 ; Jeffrey, Historical Dictionary of Hinduism, p.128
[xxxv] Anwar, Islam and Human Rights, Cardiff, UK, Principality Publishers, 2004, p.37
[xxxvi] Macdonald, D.B, Encyclopedia of Islam, Leiden, Brill, 2nd edi, vol.3, p.1093
[xxxvii] Robin, Christian Julien, Arabia and Ethiopia, The Oxford Handbook of Late Antiquity, US Oxford University Press, 2012, p.304
[xxxviii] Anthony, S. Mercatante, & James R, Dow, Encyclopedia of World Mythology and Legend, New York, Facts on File, 2004, p.53
[xxxix] Prasad, An English Translation of the Satyarth Prakash, p.355
[xl] Naik, Dr. Zakir, Concept of God in Major Religions, New Delhi, Islamic Research Foundation, 2009, p.7